Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون نمبر ۴۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۳۱/۶۶	۲۴ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ ۱۵ امان ۱۳۵۶ش ۱۵ مارچ ۱۹۷۷ء	نمبر ۵۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ امان ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ربوہ ۱۴ امان ۔ آج بعد نماز عصر جامعہ احمدیہ کی الجمعیۃ العلمیہ کے زیرِ اہتمام جامعہ ہال میں برِّ اعظم یورپ کے موضوع پر سیمینار شروع ہو گیا جس میں مقامی علم دوست احباب بھی بکثرت شامل ہوئے ۔ سیمینار کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے فرمایا ۔ آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں طلباء کو بہت سی بیش قیمت نصائح فرمائیں ۔ آپ کی تقریر کے بعد بقیہ کارروائی محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی زیرِ صدارت عمل میں آئی جبکہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ، محترم سید میر محمود احمد صاحب اور مکرم مسعود احمد خان صاحب نے اپنے اہم مقالہ جات پڑھے ۔

یہ سیمینار چار روز جاری رہے گا ۔ روزانہ اس کا اجلاس ساڑھے چار بجے بعد نماز عصر جامعہ ہال میں شروع ہوا کرے گا ۔ (تفصیلی روداد انشاء اللہ کل کی اشاعت میں پیش کی جائے گی) ۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

ربوہ ۱۵ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :۔

”کل بخار تیز رہا شام کے وقت اسہال شروع ہو گئے اور دن بھر بے ہوشی کی حالت رہی ۔“

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپکے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خوشحالی کیلئے ضروری ہے کہ انسان دُنیوی مصائب اور روحانی بیماریوں دونوں سے امن میں رہے

اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حسناتِ دارین کی دُعا سکھلائی ہے

”انسان اپنے نفس کی خوشحالی کے واسطے دو چیزوں کا محتاج ہے ۔ ایک دُنیا کی مختصر زندگی اور اس میں جو کچھ مصائب شدائد ابتلاء وغیرہ اسے پیش آتے ہیں ان سے امن میں رہے ۔ دوسرے فسق و فجور اور روحانی بیماریاں جو اسے خُدا سے دُور کرتی ہیں ان سے نجات پاوے ۔ دُنیا کا حسنہ یہ ہے کہ کیا جسمانی اور کیا روحانی دونوں طور پر یہ ہر ایک بلا اور گندی زندگی اور ذلّت سے محفوظ رہے ۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ایک ناخن میں ہی درد ہو تو زندگی بیزار ہو جاتی ہے ۔ میری زبان کے نیچے ذرا درد ہے اس سے سخت تکلیف ہے اسی طرح جب انسان کی زندگی خراب ہوتی ہے جیسے بازاری عورتوں کا گروہ کہ ان کی زندگی کیسی ظلمت سے بھری ہوئی اور بہائم کی طرح ہے اور خدا اور آخرت کی کوئی خبر نہیں تو دُنیا کا حسنہ یہی ہے کہ خدا ہر ایک پہلو سے خواہ وہ دُنیا کا ہو خواہ آخرت کا ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے اور وفی الاٰخرۃ حسنۃ میں جو آخرت کا پہلو ہے وہ بھی دُنیا کے حسنہ کا ثمرہ ہے ۔ اگر دُنیا کا حسنہ انسان کو مل جاوے تو وہ فال نیک آخرت کے واسطے ہے ، یہ غلط ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ دُنیا کا حسنہ کیا مانگنا ہے آخرت کی بھلائی ہی مانگو ۔ صحتِ جسمانی وغیرہ ایسے امور ہیں جن سے انسان کو آرام ملتا ہے اور اس کے ذریعہ سے وہ آخرت کے لئے کچھ کر سکتا ہے ۔ اور اِسی لئے ہی دُنیا کو آخرت کی مزرعہ کہتے ہیں کہ درحقیقت جسے خدا دُنیا میں صحت ، عزت ، اولاد اور عافیت دیوے اور عمدہ عمدہ اعمالِ صالحہ اس کے ہوں تو امید ہوتی ہے کہ آخرت بھی اس کی اچھی ہو گی ۔“

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۳۰۲ ، صـ ۳۰۳)

پبلشر : مسعود احمد ٭ پرنٹر : سید عبدالحی ٭ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ امان ۱۳۵۶ ہش
۱۵ مارچ ۱۹۷۷ء

شیطانی حملوں سے بچانے والا حصار

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والوں کو حکم دیا ہے کہ وہ عجز اور خوف کے ساتھ اُسے (یعنی اللہ تعالیٰ کو) پکارنا اور اُسے یاد کرنا اپنی عادت بنالیں یعنی عُسر اور یُسر ہر حالت میں وہ اُس سے ڈرتے رہیں اور عجز اختیار کرتے ہوئے اُس کی جناب میں جُھکے رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝

(الاعراف آیت ۲۰۶)

ترجمہ:۔ اور (اے نبی!) تُو اپنے نفس میں اپنے ربّ کو عجز اور خوف کے ساتھ یاد کرتا رہا کر اور دھیمی آواز سے بھی صبح بھی اور شام بھی (ایسا کیا کر) اور کبھی غفلت کرنے والوں میں شامل نہ ہو۔

نیز ایک اَور جگہ یہی حکم مومنوں کو مخاطب کرکے بھی دیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(الاعراف آیات ۵۶، ۵۷)

ترجمہ:۔ تم اپنے ربّ کو گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی پکارو۔ یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور زمین میں اُس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو اور اُس (یعنی خدا) کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارو۔ اللہ کی رحمت یقیناً محسنوں کے قریب ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اِس حکم میں پوشیدہ حکمت بھی بیان کردی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو لوگ خشیت اور تضرّع سے عاری ہونے کے باعث خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوجاتے ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کے احکام کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حد سے گزرنا شروع کردیتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے سے بھی انہیں عار نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپکو مستحق عذاب بنا لیتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو لوگ خشیت اور تضرّع کے ماتحت خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور اس کی جناب میں رونے اور گڑگڑانے کو اپنی عادت بنالیتے ہیں انہیں خدائی احکام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق ملتی چلی جاتی ہے اور نیک اعمال بجالانے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ ان پر بہ رجوع برحمت ہوتا اور انہیں اپنے افضال و انعامات سے نوازتا ہے۔

پھر ایک اَور سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ گزشتہ قومیں اسی لئے موردِ عذاب بنیں کہ وہ خوفِ الٰہی اور تضرّع سے عاری ہونے کے باعث نافرمانی اختیار کرتی اور گناہوں میں ملوّث ہوتی چلی گئی تھیں اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کردیا گیا حتّٰی کہ ان کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے موردِ عذاب بننے کی اصل وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِذْ جَاۗءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۭ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(الانعام آیات ۴۳ تا ۴۶)

ترجمہ:۔ اور ہم تجھ سے پہلی قوموں کی طرف (اپنے مامور) بھیج چکے ہیں اور (ان ماموروں کے آنے کے بعد) ہم نے انہیں (یعنی منکرین کو) اس لئے مالی اور جسمانی تکلیفوں میں گرفتار کیا تھا کہ وہ تضرّع اختیار کریں۔ پھر کیوں نہ ایسا ہوا کہ جب اُن پر (دُکھ اور تکلیف کی شکل میں) ہمارا عذاب آیا تھا تو وہ تضرّع (یعنی عجز) اختیار کرلیتے بلکہ ان کے دل (تو اَور بھی) سخت ہوگئے اور شیطان نے اسے جو وہ کرتے تھے انہیں خوبصورت کرکے دکھایا۔ اور پھر جب وہ اُس امر کو بھول گئے جو اُنہیں یاد دلایا جاتا تھا تو ہم نے اُن پر ہر ایک چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ اس پر خوش ہوگئے جو انہیں دیا گیا تھا تو ہم نے انہیں اچانک عذاب میں مبتلا کردیا جس پر وہ یکدم نادم ہوگئے۔ پس جنہوں نے ظلم کیا تھا ان کی جڑ کاٹ دی گئی اور (ثابت ہوا کہ) سب تعریفوں کا اللہ ہی مستحق ہے جو سب جہانوں کا ربّ ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ جہاں خشیت اور تضرّع کے نتیجہ میں تو ہیں شیطان کے حملوں سے محفوظ ہوکر انعاماتِ الٰہیہ کی وارث بنتی ہیں وہاں ان سے یکسر عاری ہونے کے نتیجہ میں وہ شیطان کی غلامی میں گرفتار ہوکر اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا لیتی ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خشیت اور تضرّع کو ایک ایسا حصار قرار دیا ہے جس پر شیطان حملہ آور نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"صوفی کہتے ہیں جس شخص پر چالیس دن گزر جائیں اور خدا کے خوف سے ایک دفعہ بھی اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہوں تو اُس کی نسبت اندیشہ ہے کہ وہ بے ایمان ہوکر مرے۔ اب ایسے بھی بندگانِ خدا ہیں کہ چالیس دن کی بجائے چالیس سال گزر جاتے ہیں اور اُن کی اِس طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ دانشمند انسان وہ ہے جو بَلا آنے سے پہلے بَلا سے بچنے کا سامان کرے۔ جب بَلا نازل ہوجاتی ہے تو اُس وقت نہ سانس کام دیتی ہے اور نہ دولت۔ دوست بھی اُس وقت تک ہیں جب تک صحت ہے۔ پھر تو پانی دینے کے لئے بھی کوئی نہیں ملتا۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی توبہ کرو کہ انسان کے گرد چیونٹیوں سے بڑھ کر بَلائیں ہیں۔ جن کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہے جس طرح وہ بچائے جاتے ہیں دوسرے ہرگز نہیں بچائے جاتے۔ تعلق بڑی چیز ہے کہ

بہ زیرِ سلسلہ رفتن طریقِ عیاری است

... امن اور صحت کے زمانہ کی قدر کرو۔ جو امن و صحت کے زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کی تکلیف و بیماری کے زمانہ میں مدد کرتا ہے۔ سچّے دل سے تضرّع ایک حصار ہے جس پر کوئی بیرونی حملہ آوری نہیں ہوسکتی۔" (بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء بحوالہ ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۸۰، ۳۸۱)

خشیت اور تضرّع کی اِس اہمیت کے پیشِ نظر ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ ہم خشیت اور تضرّع کی راہ پر ہمیشہ گامزن رہیں اور کوئی لمحہ بھی ہم پر ایسا نہیں آنا چاہیئے جب ہم اس راہ سے بھٹک کر غفلت کا شکار ہوں۔ چنانچہ حضور نے ہمیں بتاکید یہ ہدایت فرمائی ہے کہ:۔

"خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہوجاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہوجاؤ اور اُسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اُس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"

(کشتی نوح مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

ناصرات اور اطفال متوجہ ہوں

امسال مرکز کی طرف سے اطفال اور ناصرات کیلئے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "حضرت مصلح موعود رضؓ کا بچوں سے حُسنِ سلوک" مقرر ہوا ہے مضمون ۱۵۰۰ الفاظ پر مشتمل ہو۔ اوّل دوم اور سوم انعامات علی الترتیب -/۵۰، -/۳۰، -/۲۰ روپے کے ہونگے۔ (سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ کی راہ - کسبِ حلال

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان ۔ بلاک ڈی کا (۷) ڈیرہ غازیخان

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث میں ذکر ہے کہ ایک وقت آئے گا لوگ مال و دولت جمع کریں گے لیکن یہ کوئی خیال نہ کرے گا کہ یہ مال کن وسائل سے آرہا ہے اُس وقت حلال اور حرام کی تمیز اُٹھ جائیگی۔ وہ زمانہ یہی ہے۔ ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ اس کو مال و دولت مل جائے خواہ جس طریق سے ہی آئے اُس زمانہ کے متعلق حضور نے فرمایا تھا کہ نہ وہ مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں۔ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ اب ہر شخص الا ماشاء اللہ دوسروں کے حقوق کو مارنے پر تلا ہوا ہے۔ لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے۔ ایمان اُٹھ گیا ہے۔ قیامت کا ڈر نہیں۔ محاسبہ کا خوف نہیں بلکہ احساس گناہ ہی نہیں۔ اب حلال رزق کھانے والا شاذ ہی ملے گا۔ اب تو لوگ یہی کہتے ہیں کہ میاں یہ دنیا داری ہے یہاں دینداری نہیں چلے گی۔ دنیا کاؤ مکر سے اور روٹی کھاؤ شکر سے یہ عام مقولہ ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن حدیث شریف میں آیا ہے کہ عبادت کے دس حصے ہیں۔ ایک حصہ تو عبادت کا نماز۔ روزہ حج اور زکوٰۃ ہے اور باقی نو حصے رزق حلال ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ رزق حلال کی عبادت میں اہمیت حاصل ہے جس کا رزق حلال نہیں۔ اس کی دوسری عبادتیں نامقبول ہیں۔ لکھا ہے۔ ایک شخص دور سے چلکر حج کو جاتا ہے وہ راستہ کی صعوبتیں اٹھاتا ہے۔ خرچ کرتا ہے وہاں جاکر طواف کرتا ہے اور دوسرے مناسک ادا کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اسے فرماتا ہے کہ تو یہاں کیا لینے آیا ہے جب تیرا رزق حرام ہے اور حرام کی کمائی کھاتا ہے تو یہاں سے کیا لے جاوے گا۔ غور کرو کہ جس کا رزق حلال نہیں نہ اس کی نمازیں قبول ہیں۔ نہ حج نہ زکوٰۃ اور نہ صدقات۔ حیوان اور انسان میں یہی فرق ہے کہ حیوان کو عقل نہیں دی گئی۔ اُسے جہاں سے خوراک ملتی ہے۔ کھا لیتا ہے لیکن انسان کو عقل ملی ہے اُسے اپنے پرائے کی تمیز ہے وہ اگر دوسروں کی چیز کو غصب کرتا ہے تو ظالم ٹھہرتا ہے وہ حیوان سے بھی بدتر ہے اسی لئے فرمایا کہ حرام رزق کھانے والے پر جنت حرام ہے۔ ایسا گوشت جو حرام مال کھانے سے بنے وہ جنت میں نہیں جائے گا حرام مال کھانے والے کا نہ صدقہ قبول نہ عبادت منظور ہے اور نہ دعا منظور ہے اور نہ دعا قبول ہے ذرا سوچو تو سہی کہ حرام مال کھائے گا وہ دوسروں کا حق مارے گا اور یہ بھی صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ حقوق العباد کو معاف نہیں کرتا۔ جب تک مظلوم اس کو معاف نہ کرے اب غور کرو کہ وہ ذرا سے مالی فائدہ کے لئے ظالم بنتا ہے اور ایسے گناہ کرتا ہے جو معاف نہیں ہو سکتے اور ان کا بدلہ اُسے آخرت میں ضرور دینا ہوگا۔ خواہ اس کی نیکیاں مظلوم کو ملیں یا مظلوم کی بدیاں اسے ملیں پس خیال کرو کتنا عظیم نقصان ہے جو وہ کرتا ہے۔ اُس سے بہتر تھا کہ وہ پیدا نہ ہوتا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کتابوں میں آیا ہے کہ حضرت ابراہیم تیمی نے موسیٰ بن مہران کو اُن کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا اور ان سے اللہ تعالیٰ کے سلوک کے بارہ میں سوال کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب سے مرا ہوں۔ امراء کی ضیافتوں کا جواب دے رہا ہوں اور ایک سوئی کے بدلے قید ہوں۔ جو واپس نہ کر سکا پس جس کا رزق حرام ہو اس کا کیا حال ہوگا۔

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق تو بخش دیتا ہے۔ لیکن بندوں کے حقوق نہیں بخشتا۔ جب تک کہ اس کی پوری تلافی نہ ہو جائے۔ ہر ایک واقفکار رشوت لیتا تھا۔ میں نے اس سے کہا۔ بھائی رشوت کیوں لیتے ہو۔ اسے چھوڑ دو۔ دوسروں کا گناہ کیوں اپنے سر لیتے ہو۔ کہنے لگا۔ بھائی کیا کریں۔ تنخواہ پر گذارہ نہیں ہوتا۔ میں نے کہا کہ کیا قیامت کے دن خدا تعالیٰ کو یہی جواب دو گے کہ تیرا رزق دیا ہوا مجھے کافی نہ تھا۔ اس لئے میں اپنے گذارہ کے لئے رشوت لیتا تھا کہنے لگا میں ایسا تو نہیں کہہ سکتا۔ میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ تو تمہیں تمہارے حسبِ حال گذارہ کی رقم دے دیتا ہے اُس میں آپ کو رکھنا پڑے گا۔ جتنی چادر ہو۔ اتنے پیر پھیلاؤ۔ جس حالت میں مالک آپکو رکھنا چاہتا ہے۔ اسی حالت میں رہو۔ دوسروں کی دیکھا دیکھی اپنے معیار کو بڑھا دینا بے وقوفی ہے۔ مومن کا کام تو تسلیم و رضا ہے۔ خدا کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ۔ ورنہ نتائج بہت خراب ہوں گے۔ دراصل انسان بڑا ہی کم عقل اور حد سے تجاوز کرنے والا ہے اُسے حرص ایسی لگی ہے کہ خدا کی تقسیم پر راضی نہیں رہتا۔ حالانکہ اس نے کہہ دیا ہے کہ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ لیکن وہ خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتا ہے اور ہمیشہ اپنی قسمت پر شاکی رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے کہتا ہے کہ حرام نہ کھا۔ میں تجھے بھوکا نہ ماروں گا۔ کیا میں نے تجھے ماں کے پیٹ میں نہ پالا تھا اور جب تو پیٹ سے باہر آیا تو کیا تیرے لئے ماں کی چھاتیوں میں دودھ نہ بھر رہا تھا اے بے وقوف انسان مجھے صرف روٹی کے لئے ناراض کرتا ہے۔ کیا روٹی نہ ملے گی میں کسی کو بھوکا نہیں سلاتا بھوکا اٹھاتا ہوں۔ بھوکا سلاتا نہیں۔ حرام نہ کھا۔ میں تجھے حلال دوں گا۔ اگر دال ملے گی۔ تو میرا قرب بھی ملے گا نہ وہ پلاؤ پر مرتا ہے تو مجھ سے غافل ہو جائے گا۔ نفس موٹا ہو جائے گا۔ بیکار ہو جائے گا۔ حلال سے نیکیوں کی توفیق ملے گی۔ عبادت کا مزا آئیگا۔ سادہ غذا سے صحت بھی ٹھیک رہے گی۔ لیکن انسان ہے کہ راضی نہیں ہوتا ہمیشہ جھگڑا کرتا ہی رہتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اکثر لوگ شکایت کرتے کہ نمازوں میں اُن کا دل نہیں لگتا۔ عبادت کا مزہ نہیں آتا۔ تو اس کی اکثر وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ اُن کے رزق میں کچھ خرابی ہوتی ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ سے ان کا صحیح ربط قائم نہیں رہتا وہ پاک ہے اور پاکیزہ دلوں سے تعلق رکھتا ہے۔ ویسے تو انسان عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور فطرتاً اسے اپنے کام میں لطف آتا لیکن اس کی بے ذوقی اُس کی ناپاکی کی نشاندہی کرتی ہے۔ دراصل رزق حلال اور حرام کا بہت ہی نازک معاملہ ہے۔ انسان تھوڑی سی بات سے حلال کی کمائی کو حرام کر لیتا ہے ملازم اگر کام میں اگر سستی کرے تو رزق ناپاک۔ دکاندار پورا سودا نہ دے یا ملاوٹ کرے تو رزق ناپاک۔ دستکار یا مزدور غفلت کرے تو رزق ناپاک اسی طرح ہر شخص اپنے نفس کو منصف دیکھکر اس امر کو جان سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مرتبہ اپنے خدام کے ساتھ سیر پر جا رہے تھے۔ کسی دوست نے بیر پڑا دیکھا وہ اسے اٹھا کر کھانے لگا تو حضور نے فرمایا کہ اس درخت کا بھی مالک ہے۔ کیا آپ نے اُس سے پوچھا ہے تو اُس نے وہ بیر فوراً گرا دیا تو دیکھو جسے ہم بہت ہی معمولی بات سمجھتے ہیں۔ وہ بہت ہی خطرناک ہوتی ہے۔ تقویٰ کی راہیں تو بہت باریک ہیں لکھا ہے کہ ابراہیم بن ادھم کو مرتبہ کسی باغ کی رکھوالی کرنی پڑی۔ ایک دن مالک نے کہا۔ کچھ میٹھے انار لے آؤ۔ آپ گئے اور تھوڑی دیر کے بعد چند انار لے آئے۔ مالک نے انار چیرے تو سب کے سب کھٹے تھے۔ اُس نے خفا ہو کر کہا کہ اتنی مدت میں تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں ہوا کہ کھٹے انار کون سے ہیں۔ اور میٹھے کون سے۔ آپ نے جواب دیا کہ سرکار! میرا کام کھٹے یا میٹھے انار چکھنا نہیں۔ اناروں کی رکھوالی کرنا ہے" مالک حیرت سے اُن کا منہ تکنے لگا اور کہا کہ کتنی دیانت کی بات کہی ہے۔ غرض یہی ابراہیم بن ادھم آگے جاکر خدا تعالیٰ کے مقرب بنے اور برگزیدہ لوگوں میں شامل ہوئے

اب اس بات کو بھی سامنے رکھو اور اپنی اور دنیا کی حالت کو بھی دیکھو کہ آج کا انسان کہاں سے کہاں چلا گیا ہے۔ غرض سب سے بڑی چیز تقویٰ ہے اور یہی تاکید ہے۔ پھر اس امر کو ذرا وسعت دے کر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ حرام کا مال کھاتے ہیں۔ اُن کی اولاد بگڑ جاتی ہے۔ اُس کی جمع کی ہوئی دولت یا تو بیماری پر لگ جاتی ہے یا مقدمہ بازی میں خرچ ہو جاتی ہے یا کسی اور ناجائز طریق سے ضائع ہو جاتی ہے۔ غرض جس طور سے مال آتا ہے اسی طور پر جاتا ہے۔ حرام مال ہی نہیں بلکہ وہ دوسرے مال کو بھی لے ڈوبتا ہے۔ آپ اپنے گرد و پیش نظر دوڑائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو آپ کو سینکڑوں مثالیں اس قسم کی ملیں گی کہ حرام مال کھانے والے نہ خود رہے اور نہ ان کا مال صرف ان کے افسانے عبرت کے لئے رہ گئے ......

ایک آدمی کا ریوڑ تھا وہ دودھ میں پانی ملایا کرتا تھا۔ نوکر اسے کہتے کہ یہ کام درست نہیں مگر وہ اس طرف توجہ نہ کرتا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ایک دن جب اس کا نوکر بکریوں کو پہاڑ پر چرانے کے لئے لے گیا تو وہاں اس زور کی بارش ہوئی کہ وہ بکریوں کو بھی بہا لے گئی نوکر ایک بکری بھی نہ بچا سکا۔ جب خالی گھر آیا تو مالک نے پوچھا کہ بکریاں؟ اس نے جواب دیا کہ جو پانی آپ دودھ میں ملایا کرتے تھے وہ سیلاب کی شکل میں آیا اور سب بکریوں کو بہا کر لے گیا اب آپ کا حساب صاف ہو گیا ہے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی۔ میری بات تو آپ نے مانی نہیں۔ اب اس کا خمیازہ بھی بھگتو اور اب کوئی اور عذر اگر وہ یہ کہاوت بالکل صحیح ہے کہ مال حرام بجائے حرام رفت۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص روزی کے سلسلے میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کس ذریعہ سے آتی ہے تو خدا تعالےٰ بھی اس بات کی پرواہ نہ کرے گا کہ اسے کس دروازہ سے دوزخ میں داخل کرے پس پہلی سیڑھی تو اخلاق کی کسب حلال ہے اگر یہ نہیں تو وہ انسانیت کی توہین کرتا ہے اور حیوان سے بھی بدتر ہے ...

... پس ہمارے دوستوں کو اس بارہ میں بڑی احتیاط کرنی چاہیئے۔ ہمارا دیانت کا معیار بہت اونچا ہونا چاہیئے ہم نے ایک مامور کے ہاتھ پر اسلام کے احکام پر چلنے کا نیا عہد باندھا ہے۔ خدا کرے ہم اس پر ثابت قدم رہیں

مکرم مولانا عبدالقادر صاحب ضیغم فاضل نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ کی وفات پر

تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کی قرارداد تعزیت

ہم ممبران مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ محترم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم فاضل کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ مکرم ضیغم صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابی حضرت ماسٹر مولا بخش صاحب رضی اللہ عنہ مدرس مدرسہ احمدیہ کے فرزند ارجمند تھے۔ ۱۵ اور ۱۶ فروری ۱۹۷۷ء کی درمیانی شب ۱۲ بجے بعمر ۶۵ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرم مولوی صاحب نے ابتدائی تعلیم مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ قادیان میں حاصل کی ۱۹۳۲ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور پھر ادیب فاضل کا امتحان پاس کیا۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تحریک وقف زندگی پر آپ نے لبیک کہی اور اگست ۱۹۴۶ء میں آپ کو پہلی مرتبہ بطور مبلغ امریکہ بھجوایا گیا۔ جہاں سے آپ اپریل ۱۹۵۵ء میں واپس آئے اور وکالت تبشیر میں بطور ایڈوائزر کام کرتے رہے مئی ۱۹۵۸ء میں آپ کو دوبارہ امریکہ بھجوایا گیا۔ جہاں چار سال تک خدمات سرانجام دیں۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد تحریک جدید کے مختلف شعبوں میں اپنے مفوضہ فرائض نہایت اخلاص محنت اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ وفات کے وقت آپ وکالت تبشیر میں نائب وکیل التبشیر کے عہدہ پر فائز تھے۔

ہم ممبران و کارکنان تحریک جدید مکرم مولوی صاحب مرحوم کے اہل و عیال اور پسماندگان سے اس بھاری صدمہ میں اظہار تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے اہل و عیال و پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ہمیشہ ان کا حافظ و ناصر ہے

درخواست دعا

میری خوش دامن صاحبہ ڈنگہ میں زیادہ بیمار ہیں۔ میں خود بھی بیمار ہوں۔ گھٹنوں میں درد ہے۔

احباب سے کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

میاں خان بشیر احمد ڈنگہ

پیارے ابّا جان مرحوم کی یاد میں

محترمہ فرحت تنویر صاحبہ بنت شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل

۱۷ جنوری وہ ناقابل فراموش دن ہے جب میرے ابا جان (محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر سابق ایڈیٹر الفضل ربوہ) آج سے پانچ سال قبل ہمیں داغ جدائی دے گئے تھے۔ وہ عظمت محبت اور شفقت کا پیکر اتنی دور جا بسا ہے جہاں سے کوئی بھی لوٹ کر نہیں آتا اور جس کا نعم البدل نہ کسی کو ملا ہے نہ ملے گا۔ یہ دن ان یادوں کو پھر تازہ کریگا کہ جن کو ہم کبھی نہیں بھلا سکتے۔

ابا جان مرحوم بہت صابر و شاکر انسان تھے۔ خدا کی رضا پر سدا راضی رہے۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو تدبر، فہم و فراست علم و دانش اور صبر و رضا کی نعمتوں سے حصہ وافر فرمایا ہوا تھا۔ عمر بھر آپ کو شعر و شاعری سے خاص شغف رہا۔ مگر آپ کا ہر شعر عشق حقیقی میں ڈوبا ہوا اور اسلام اور احمدیت کے رنگ میں رنگین ہوتا تھا

آپ بہت فرض شناس اور ثابت قدم انسان تھے۔ ہمیشہ اصول و ضوابط کا احترام کیا۔ زندگی کے آخری چند سالوں میں آپ بباعث کمزوری تانگہ پر سوار ہو کر دفتر جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ تانگہ پر سوار ہونے لگے تو اپنا توازن قائم نہ رکھ سکے اور آپ گر گئے جس سے آپ کو چوٹ لگی۔ مگر ہمارے روکنے کے باوجود اسی حالت میں دفتر چلے گئے اور اپنے فرائض منصبی سے غفلت نہ برتی۔ مرحوم کو روزنامہ الفضل سے تعلق تھا جب تک الفضل سے وابستہ رہے۔ خون جگر سے اس کی آبیاری کرتے رہے۔ اور لہلہاتے ہوئے گل کی مہک میں ابا جان کی محنت اور عرق ریزی کا بھی خاص حصہ ہے

ابا جان مرحوم کو اپنی زندگی میں بہت سی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن ان پریشانیوں کو محض اپنی ذات تک ہی محدود رکھتے تمام رات بے چینی اور تکلیف میں گزار دیتے صبح کو ہم ان کے چہرے پر ان کی پریشانی کا کوئی نشان نہ پاتے تھے۔

اپنی زندگی بہت سادگی سے گزار دی۔ خدا تعالےٰ کی رضا پر ہمیشہ راضی رہے۔ ہر بات پر خدا کا شکر ادا کرتے۔ اپنے معمولی سے گھر کو جس میں آپ کے آرام کے لئے شاید کوئی چیز بھی نہ تھی۔ آپ جنت سے کم نہ سمجھتے۔ اکثر رات کو ہمیں اچھی اچھی دینی باتیں سنایا کرتے تھے۔ ہم یہ باتیں سنتے سنتے نیند کی وادیوں میں کھو جاتے وہ دور کم سنی، ہم اس وقت کی اور شفیق محبت کی قدر نہ کر سکے۔

تمام احمدی بھائی اور بہنیں دعا کریں کہ خدا تعالےٰ میرے ابا جان مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے درجات بلند کرے اور ہم سب کا ہمیشہ حافظ و ناصر رہے۔ آمین

سکھر میں جلسہ سیرت النبیؐ

جماعت احمدیہ سکھر کے زیر اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ زیر صدارت ملک محمد عبدالخالق صاحب دارالامان میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ سکھر و جیکب آباد نے سیرت کے موضوع پر تقریر فرمائی اور بتایا کہ انسان کی فلاح و بہبود اور تمام مشکلات کا حل یہ ہے کہ اسوۂ رسولؐ پر عمل کرے۔ آپ کے بعد مکرم سید قمر الحق صاحب اور مکرم محمد اسلم صاحب ظفر نے اخبار الفضل سے مضامین پڑھے پھر مکرم ملک محمد سلیم صاحب بی اے نے سیرت کے موضوع پر تقریر فرمائی اور بتایا کہ جس طرح رسول پاک کا ہر عمل اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی کے لئے تھا اسی طرح ہمارا بھی ہر عمل اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی کے لئے ہونا چاہیئے۔ صدارتی مختصر خطاب اور دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا آخر پر جملہ حاضرین کی مٹھائی اور چائے سے تواضع کی گئی۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد سکھر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

دس روپیہ سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے قارئین کرام عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

نعیم احمد صاحب ناصر ابن میاں روشن دین صاحب زرگر ربوہ		۲۰/-
سردار رحمت اللہ صاحب	"	۲۵/-
مینیجر صاحب پی۔ آئی۔ اے احمد برادرز	"	۱۰۰/-
بیگم صاحبہ محترم نواب مسعود احمد خان صاحب	"	۱۰/-
" " ملک عمر علی صاحب مرحوم	"	۲۰/-
محترم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی	"	۱۰/-
محترمہ عصمت صاحبہ بنت ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی	"	۱۰/۲۵
" اہلیہ صاحبہ مرزا عبدالحمید صاحب	"	۱۰/-
" امۃ الرشید بشریٰ صاحبہ	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	"	۲۶/-
محترمہ عنایت بیگم صاحبہ بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	"	۴۰/-
مقبول احمد صاحب باجوہ	"	۱۰/-
حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ	"	۱۰/-
محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	"	۲۵/-
حضرت سیدہ ام امۃ المتین صاحبہ مدظلہا	"	۱۰/-
صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ	"	۴۰/-
صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب	"	۱۰/-
سید کلیم احمد صاحب معرفت حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا	"	۵۰/-
ماسٹر محمد اقبال حسین صاحب	"	۱۰/-
منیر احمد صاحب انجینئر دارالرحمت وسطی	"	۱۰۰/-
مرزا وسیم احمد صاحب " "	"	۲۰/-
شریف احمد صاحب دارالرحمت شرقی	"	۱۰/-
سیکرٹری صاحب مال " "	"	۳۱/-
حکیم سید عبدالرحمان صاحب دارالرحمت غربی	"	۱۰/-
ملک عبدالوہاب صاحب " "	"	۱۰/-
بیگم صاحبہ میجر حمید احمد صاحب کلیم دارالصدر شمالی	"	۱۵/-
" " داؤد احمد صاحب " "	"	۱۰/-
عبدالغفار خان صاحب " جنوبی	"	۱۱/-
بیگم صاحبہ شیخ غلام حسین صاحب	"	۵۰/-
میجر منظور الحسن صاحب دارالعلوم شرقی	"	۱۵/-
یاسمین صاحبہ "	"	۱۰/-
لئیق احمد صاحب ابن شریف احمد صاحب صدیقی دارالیمن	"	۱۰/-
ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب "	"	۵۰/-
مبارک احمد صاحب پٹواری دارالنصر غربی	"	۲۵/-
بشریٰ بشیر صاحبہ پرنسپل جامعہ نصرت	"	۲۰/-
امۃ الکریم صاحبہ "	"	۱۵/-
سعید الرحمان صاحب پراچہ	سرگودھا	۱۰/-
مسز امۃ اللہ جان صاحبہ اشرف	"	۱۱/-
نسیم بیگم مجیب الرحمان صاحب پراچہ	سرگودھا	۱۳۲/-
فرحت احمد صاحب	"	۶۰/-
شاہد احمد پاشا صاحب	"	۱۰/-
شیخ عبداللطیف صاحب پراچہ	"	۶۰/-
چوہدری حاکم علی صاحب	"	۲۰/-
" مبارک احمد صاحب A.F.C	"	۱۰/-
صوبیدار میجر ملک مظفر احمد صاحب	"	۱۰/-
منصور احمد صاحب مسعود	"	۱۰/-
امۃ الحفیظ صاحبہ پراچہ	"	۵۰/-
پروین پراچہ صاحبہ اہلیہ عبداللطیف صاحب پراچہ	"	۴۰/-
عصمت پراچہ صاحبہ اہلیہ سعید الرحمان صاحب پراچہ	"	۳۷۰۰/-
صالحہ خاتون صاحبہ	"	۱۰/-
نسرین صاحبہ بنت شیخ فضل الرحمٰن صاحب	"	۲۲/۵۷
سعیدہ منظور صاحبہ	"	۴۰۰/-
مطہرہ نسیم شاہد احمد پاشا۔ طاہر احمد صاحبان	"	۱۲/-

(باقی)

دعائے مغفرت

۱۔ ۱۲ر فروری ۷۶ء کو میری بڑی بہن اس دنیائے فانی سے انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں بلند مقام عطا کرے، مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔ (ہدایت اللہ صدر جماعت احمدیہ مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ)

۲۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالحمید فاروقی (ابن شیخ عبداللطیف صاحب فاروقی مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) 73-G پی اینڈ ٹی کالونی ملتان روڈ لاہور بروز سوموار مورخہ ۱۲ر فروری ۷۶ء بوقت ۶½ بجے صبح بعمر تقریباً ۵۲ سال میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم سادہ طبع مرنجاں مرنج انسان تھے۔ دوسروں کی ہمدردی اور امداد کرنے کا خاص شوق رکھتے تھے۔ تدفین لاہور میں ہوئی۔ نماز جنازہ مکرم چوہدری عبدالستار صاحب نے پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم مولوی محمد بشیر شاد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ پسماندگان میں ایک بیوہ اور چار لڑکے چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور اعلیٰ درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ مولا کریم مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں رکھے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

(عبدالرشید۔ کوارٹر نمبر پی ۱۳۔ وحدت کالونی۔ لاہور)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

خوفناک اپھارہ کی مجرب دوائی
کے پیکٹ آج ہی منگوالیں۔ ایک پیکٹ اپھارہ سے مرتے ہوئے جانور کے منہ میں چھاڑ دیں، اپھارہ منٹوں میں غائب ہو جائے گا۔
شاہ ہومیو پیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ

شفتل اور برسیم سے ہونے والے
اپھارہ
سے جانور منٹوں میں ہلاک ہو جاتا ہے اس مہلک اپھارہ اور دیگر امراض سے جانوروں کی حفاظت کا رسالہ ۱۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

ماہ مارچ ۷۶ء میں خدام کتاب "گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے" کا مطالعہ فرمائیں! مینیجر شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمیندار اصحاب کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خصوصی ہدایات

"اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کی ضروریات کو پورا کریں جو یکدم بڑھ گئی ہیں"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زمیندار اصحاب کو خاص طور پر سلسلہ کی ضروریات کی طرف متوجہ فرمایا ہے اور نئے حالات کی روشنی میں انہیں تلقین کی ہے کہ وہ اپنے آپ کو مستعد بنائیں اور یہ احساس پیدا کریں کہ انہوں نے جماعتی ذمہ داریوں کو اُٹھانا ہے اور سلسلہ کی ضرورتوں کو پورا کرنا ہے جو یکدم بڑھ گئی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"تیسری قسم زمیندار اصحاب کی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری زمیندارہ جماعتیں زیادہ ہیں جہاں ملازم پیشہ آدمی کو پندرہ روپے من سے پچیس روپے من گندم ہو جائے تو تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے وہاں زراعت پیشہ آدمی یعنی زمیندار کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ویسے یہ بھی ٹھیک ہے کہ زمیندار کے کچھ اخراجات بڑھ جاتے ہیں لیکن اتنے نہیں بڑھتے جتنا کہ قیمت کے لحاظ سے اُسے فائدہ پہنچ جاتا ہے...... اب اگلی فصل کے لئے سینتیس روپے من گندم کا اعلان کیا گیا تھا مگر اسی وقت گو ہر جگہ تو نہیں لیکن بہت سی جگہوں پر سینتیس روپے من سے زیادہ قیمت پر بکنے لگ گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہمیں زمیندارہ جماعتوں کو مستعد بنانا پڑے گا اور اُنہیں یہ احساس دلانا پڑے گا کہ وہ زمیندارہ آمد سے اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کی ضروریات کو پورا کریں جو یکدم بڑھ گئی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۷۵ء)

پس زمیندار اصحاب کے لئے لازم ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا ارشادات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ قربانی دیں۔ صرف اِس وجہ سے ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی آمد میں اضافہ فرمایا ہے بلکہ اِس لئے بھی کہ درحقیقت وہی جماعت کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ کیونکہ جماعت احمدیہ میں کثرت انہی کی ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی خطاب انہی کی طرف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے زمیندار اصحاب کو توفیق دے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا کما حقہٗ احساس فرماویں اور سلسلہ کے بوجھ کو بشاشت کے ساتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کے وارث ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۵ فروری ۱۹۷۷ء کو مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور نے میرے لڑکے شیخ طاہر احمد کا نکاح عزیزہ شہلا بٹ بنت مکرم عبدالسلام صاحب بٹ لاہور سے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے اور ہر دو خاندانوں کے لئے خوشی کا باعث ہو۔

شیخ محمد علی
G-67 ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

درخواستِ دُعا

مکرم مولوی اللہ دتہ صاحب ننگلی لائل پور ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بزرگانِ سلسلہ و احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(رشید احمد مددگار کارکن
نظارت بیت المال آمد۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

پروگرام سیمینار منعقدہ جامعہ احمدیہ ربوہ

تیسرا دن — ۱۶ مارچ ۱۹۷۷ء بروز بدھ

تلاوت قرآن کریم	
ہالینڈ میں اسلام	از قلم مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل مبلغ ہالینڈ (یہ مقالہ مکرم نسیم مہدی صاحب پیش فرمائیں گے)۔
انگلستان میں اسلام	مکرم لئیق احمد صاحب طاہر سابق مبلغ انگلستان
جرمنی میں اسلام	" فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ جرمنی
جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ اہلِ یورپ کے نظریات میں تبدیلی۔	مکرم محمد شفیق صاحب قیصر
اختتامی خطاب	صدرِ اجلاس

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ دورۂ جرمنی کی متحرک فلم بھی دکھائی جائے گی۔

قابلِ فروخت

(۱) ایک گاڑی سوزوکی پک اپ ماڈل ۱۹۷۶ء جس میں ریڈیو اور پچھلے حصہ میں BODY بنی ہوئی ہے۔
(۲) تعمیراتی سامان گرڈرز، شہتیر، تختے بلے
(۳) پٹرول انجن سے چلنے والی رگڑائی کی مشین
(۴) ریڈیو ٹیپ ریکارڈر۔ ریڈیو گرام۔ سنگر سلائی مشین۔

پتہ:- کوٹھی المامون دارالصدر شمالی ربوہ
فون: ۲۱۷

کراچی کے احباب کیلئے ضروری اعلان

کراچی کے احباب کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ روزنامہ الفضل کا چندہ ختم ہونے کی صورت میں قبل از وقت ان کی خدمت میں نمائندہ الفضل کراچی کی طرف سے بذریعہ پوسٹ کارڈ یاددہانی کرا دی جایا کرے گی۔ احباب جماعت کراچی سے درخواست ہے کہ الفضل کا چندہ آئندہ ہر جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ احمدیہ ہال میں درج ذیل شرح کے مطابق مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری نمائندہ الفضل کراچی کے پاس نقد جمع کرا کر رسید حاصل کر لیا کریں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

شرح چندہ:-

(۱) سالانہ چندہ	۶۰/- روپے
(۲) ششماہی چندہ	۳۱/- "
(۳) سہ ماہی چندہ	۱۶/۵۰ "
(۴) خطبہ نمبر سالانہ	۱۸/- "

نوٹ:- پہلے کے خریدار احباب چندہ جمع کراتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھوا دیا کریں۔ نئے خریدار احباب کے لئے صرف چندہ جمع کرا دینا کافی ہے (مکمل پتہ کے ساتھ) اِسی طرح کسی غیر از جماعت دوست کے نام روزنامہ الفضل جاری کرانے کے لئے بھی چندہ مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری نمائندہ الفضل کراچی کو ادا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ماہنامہ خالد ماہِ مارچ ۱۹۷۷ء

خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ماہنامہ خالد ماہِ مارچ ۱۹۷۷ء اپنی مقررہ تاریخ ۵ مارچ ۱۹۷۷ء کو سپردِ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ جن خریداران کو ۲۰ مارچ تک پرچہ نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ رسالہ منگوا لیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴